روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 12 ستمبر 2003ء 14 رجب 1424 ہجری-12 تبوک 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 207

بہترین مہمان نواز

بحرین سے قبیلہ عبدالقیس آیا تو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کی خوشی دیدنی تھی۔ حضورؐ نے انصار سے فرمایا اپنے بھائیوں کا اکرام کرو۔ صبح جب وفد کے لوگ حضورؐ سے ملے تو آپؐ نے پوچھا کہ تمہارے بھائیوں نے تمہاری خدمت میں کوئی کمی تو نہیں کی تو انہوں نے کہا یہ ہمارے بہترین بھائی ثابت ہوئے ہیں انہوں نے ہمارے لئے نرم بستر بچھائے عمدہ کھانوں کا انتظام کیا اور صبح ہوئی تو ہمیں قرآن شریف اور سنت کی باتیں سکھائیں۔ رسول اللہؐ اس پر بہت خوش ہوئے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 15008)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

مجھے یاد ہے، کہ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ غالباً 1897ء یا 1898ء کا واقعہ ہوگا۔ مجھے حضرت مسیح موعود نے .... مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا۔ کہ آپ بیٹھئے میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا۔ کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد جبکہ کھڑکی کھلی، تو میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے میرے لئے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا۔ کہ آپ کھانا کھایئے میں پانی لاتا ہوں۔ بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے۔ کہ جب حضرت ہمارے مقتداء پیشوا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں۔ تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہئے۔

جب حضرت مسیح موعود بمعہ خدام ایک مقدمہ میں شہادت کے واسطے ملتان تشریف لے گئے۔ اور واپسی پر لاہور میں ایک دو روز ٹھہرے۔ تو عاجز راقم بیمار تھا۔ حضور کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ حضور نے دریافت کیا۔ کہ مفتی صاحب ملنے نہیں آئے۔ کیا سبب ہے۔ کسی نے عرض کی کہ وہ بیمار ہیں۔ چل نہیں سکتے۔ اس پر حضور خود میرے مکان پر محلہ ستھاں میں تشریف لائے۔ دیر تک میرے پاس بیٹھے رہے۔ پانی منگوا کر کچھ پڑھ کر اس میں دم کیا۔ اور مجھے پلایا۔ اور اٹھتے ہوئے فرمایا۔ آپ بیمار ہیں۔ بیمار کی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ آپ ہماری کامیابی کے واسطے دعا کریں۔ (ذکر حبیب ص 327)

ایک دفعہ جبکہ میں بہت بیمار ہو گیا۔ 1904ء کا واقعہ ہے۔ اور میری والدہ مرحومہ بھی یہاں تشریف لائی ہوئی تھیں۔ انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر میری صحت کے لئے دعا کے واسطے تحریک کی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ہم تو ان کے لئے دعا کرتے ہی رہتے ہیں۔ آپ کو خیال ہوگا۔ کہ صادق آپ کا بیٹا ہے۔ اور آپ کو بہت پیارا ہے۔ لیکن میرا دعویٰ ہے۔ کہ وہ مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہے۔ (ذکر حبیب ص 325)

انگریزی میں آنحضرت ﷺ کا نام پورا لکھنے کی ہدایت

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے یہ اہم ارشاد موصول ہوا ہے کہ بعض احمدی احباب آنحضرت ﷺ کے نام نامی ''محمد'' کو انگریزی میں مخفف کر کے لکھتے ہیں یا اس کے سپیلنگ غلط لکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ یہ غیر مناسب ہے۔ پورا نام Muhammad لکھنا چاہئے۔ مہربانی فرما کر تمام احباب کو اس ہدایت پر عمل کرنے کی تاکید فرمائیں۔

ایم ٹی اے پاکستان کیلئے رضا کاروں کی ضرورت

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پاکستان سٹوڈیوز کو اپنے پروگرامز کی پروڈکشن کیلئے مختلف فیلڈز میں ایسے رضا کار ماہرین (خواتین و حضرات) کی ضرورت ہے جو ربوہ آ کر ایم ٹی اے پاکستان کیلئے وقت دے سکیں۔ مندرجہ ذیل فیلڈز میں مہارت رکھنے والے احباب جو خود کام کر سکیں یا رہنمائی اور مشاورت فراہم کر سکیں فوری طور پر شعبہ سمعی و بصری نظارت اشاعت ربوہ سے رابطہ کریں۔

☆ سکرپٹ رائٹرز (جو جماعتی اقدار اور روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایم ٹی اے کی ضروریات کے مطابق شعبہ کی رہنمائی اور ہدایات کے مطابق اردو / سرائیکی / سندھی / پشتو / پنجابی میں سکرپٹ لکھ سکیں)

☆ آڈیو / ویڈیو انجینئرز

☆ پس پردہ آوازوں کیلئے اچھی آوازوں والے مرد و خواتین

☆ کیمرہ مین

☆ سٹوڈیو لائٹس کو سمجھنے والے

☆ سیٹ ڈیزائنرز

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

2002ء (1)

4 جنوری حضور انور نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ 100 ممالک کے 3 لاکھ 55 ہزار سے زائد افراد شامل ہو چکے تھے۔ کل وصولی 13 لاکھ 82 ہزار پاؤنڈ۔

4 جنوری چوہدری عزیز احمد صاحب سابق ناظر مال کی وفات بعمر 81 سال۔

6 جنوری جماعت احمدیہ برازیل کا 9واں جلسہ سالانہ حاضری 115۔ اخبارات میں کوریج۔

9 جنوری فجی میں جزیرہ تائیونی کی پہلی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

10 جنوری مکرم غلام مصطفیٰ محسن صاحب آف پیر محل بعمر 5 5 سال راہ مولیٰ میں شہید ہوگئے۔

13,12 جنوری فجی کا 32واں جلسہ سالانہ۔

13 جنوری معروف شاعر وصحافی ایڈیٹر ہفت روزہ **لاہور** محترم ثاقب زیروی صاحب کی وفات بعمر 84 سال

13 جنوری لجنہ اماء اللہ فرانس کے تحت چوتھی دعوت الی اللہ کانفرنس۔

13 جنوری انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز IAAAE کے سالانہ کنونشن کا ربوہ میں انعقاد۔ 94 ممبران نے شرکت کی۔

14 جنوری لینگویج انسٹی ٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی تقریب تقسیم انعامات۔

23 جنوری جماعت احمدیہ سویڈن کی طرف سے بین المذاہب سمپوزیم کا انعقاد 142 سویڈش اور 59 احمدیوں کی شرکت۔

26 جنوری جماعت احمدیہ گائنوا (آئیوری کوسٹ) کا پہلا جلسہ سالانہ حاضری 570۔

28 جنوری جماعت سیپو آئیوری کوسٹ کا پہلا جلسہ سالانہ۔ حاضری 2339۔

29 جنوری نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن ربوہ کے زیر انتظام آنکھوں کی پیوند کاری کے دو آپریشنز۔

31 جنوری لجنہ اماء اللہ بھارت کے دفتر بیت النصرت قادیان کی افتتاحی تقریب۔

〃 احمدیہ ہسپتال ڈابو آسی غانا میں بلڈ بنک اور لیبارٹری کا افتتاح۔

〃 وانڈز ورتھ میوزیم لنڈن میں ''بیت الفضل لندن کی تاریخی حیثیت'' کے عنوان پر معلوماتی نمائش کا انعقاد۔

〃 سورینام میں ٹیلی ویژن پر جماعت کے ہفتہ وار پروگرام کا آغاز ہوا۔

3,2 فروری انصار اللہ برطانیہ کی مجلس شوریٰ۔

11 فروری اسلام آباد ٹلفورڈ کی ایک تقریب میں بشپ آف گلڈفورڈ کی شرکت۔

14 فروری آکسفورڈ یونیورسٹی کے مشہور پروفیسر مائیکل انتھونی ڈمٹ کو حضور انور کی کتاب Rationality کا تحفہ دیا گیا۔

15,14 فروری بنگلہ دیش کا 22واں جلسہ سالانہ۔

15 فروری پاراکوبیلن میں نئی احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح۔ تقریب میں 500 افراد کی شرکت۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی یاد میں

وہ اب بھی محفوظ ہے ہماری بصارتوں میں

جو صبح نو کی بشارتوں کا پیامبر تھا
کتاب دل پہ لکھا ہوا حرف معتبر تھا
وہ عبادتوں کے دیئے جلا کے چلا گیا ہے
وہ ریاضتوں کے گہر لٹا کے چلا گیا ہے

وہی تو تھا جو حصار تھا میری آرزو کا
وہ جس نے ہم کو قرینہ بخشا تھا گفتگو کا
وہ جس کے اندر نہاں سمندر تھا جستجو کا
وہ راز داں تھا وجود عالم رنگ و بو کا
اسی نے مٹی کو اب تقدس دیا وضو کا
سنا ہے وہ چاند تیرہ و تار آسماں پر نہیں رہا اب
مرے عزیزو، اے میرے غم میں شریک لوگو
یقین رکھو وہ چاند چہرہ جہاں سے رخصت نہیں ہوا ہے
کہ وہ تو زندہ ہے اب بھی تیری سماعتوں میں
کہ وہ تو زندہ ہے اب بھی اپنی حکایتوں میں
وہ سانس لیتا ہے روز و شب کی روایتوں میں
وہ اب بھی محفوظ ہے ہماری بصارتوں میں
وہ جلوہ گر ہے ابھی عدو کی شکایتوں میں

یہ جسم تو خواہشات دنیا کی قید میں ہے
وہ جسم کب تھا کہ اس کے جانے کا غم کریں ہم
تو یوں کریں ہم
طویل سجدوں میں اپنی آنکھوں کو نم کریں ہم
وہ اک مقدس خیال تھا اس کو سوچنا ہے
جو خواب اس کا تھا ہم کو وہ خواب دیکھنا ہے

اسی کی باتوں میں دیں کی گرہوں کو کھولنا ہے
میزان عدل و وفا پہ دنیا کو تولنا ہے

وہ اک ستارا تھا آسماں پہ چمک رہا ہے
وہ ایک شعلہ تھا اب بھی جاں میں دہک رہا ہے
شراب نشہ دید سے دل مہک رہا ہے
وہ ایک نغمہ تھا اب بھی کانوں میں گونجتا ہے
وہ زندہ آنکھوں سے اب بھی ہم سب کو دیکھتا ہے
وہ ذہن بیدار کی طرح اب بھی سوچتا ہے
وہ اب بھی شان ادا سے ہر گھر میں بولتا ہے
مرے عزیز و اے میرے غم میں شریک لوگو!
یقین رکھو وہ چاند چہرہ جہاں سے رخصت نہیں ہوا ہے
وہ جسم کب تھا کہ اس کے جانے کا غم کریں ہم

وطن سے دوری کے اس نے صدمات بھی اٹھائے
دیار مشرق کے باسیوں کو نہ بھول پائے
دلوں کے جذبات اپنے اشعار سے سنائے
دیار مغرب کو دین کے راز بھی بتائے
خدا نے ہر اک قدم پہ پھر معجزے دکھائے
جو میں نے دیکھے جو تو نے دیکھے
جو میرے تیرے عدو نے دیکھے
تو معجزوں کو فنا نہیں ہے
مرے عزیز و اے میرے غم میں شریک لوگو
یقین رکھو وہ چاند چہرہ جہاں سے رخصت نہیں ہوا ہے
وہ اب بھی زندہ ہے روز و شب کی عبادتوں میں

ڈاکٹر عارف ثاقب

رحمت کے نظارے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ جب کسی کو رخصت فرماتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر جب تک وہ شخص خود اپنا ہاتھ نہ چھڑاتا حضورؐ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے۔ یہی استقبال کے وقت ہوتا۔ محمد بن مسلمہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر سے واپس آیا اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور حضورؐ نے میرا ہاتھ اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک میں نے خود حضورؐ کا ہاتھ نہ چھوڑا۔

(مجمع الزوائد ھیثمی جلد 9 ص 16 باب حسن خلقہ)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

شازیہ باسط خان صاحبہ

مکرم مولوی خلیل الرحمٰن خان صاحب آف پشاور کا ذکر خیر

آپ کے والد حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کی قربانی کے گواہ اور شاگردوں میں سے تھے

میرے والد مولوی خلیل الرحمٰن خان مرحوم پشاور کے نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے آپ کے والد عبدالرحیم خان صاحب صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم کے مریدوں میں سے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کے حالات واقعات کو مختلف اوقات میں لکھا۔ ان حالات کا کچھ حصہ میرے والد صاحب کے اپنے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔

سکنہ درگئی۔ علاقہ خوست

افغانستان کے دو بزرگ سید آدم خان اور سید پیر خان پسران سید امیر خان مرحوم (سید پیر خان کا نام قادیان جا کر عبدالرحیم خان رکھا گیا جو کہ خلیل الرحمٰن مرحوم کے والد تھے) اور ان کی ایک بہن تھی۔ درگئی گاؤں میں حکومت کابل کی طرف سے انہیں عوام کے مقدمات کے تصفیہ کا کام سپرد تھا اور عوام میں معزز شمار ہوتے تھے۔ آپ (سید امیر خان) نے اپنے مکان کے ساتھ بیت الذکر بنوائی تھی جس کا سارا انتظام ان کے سپرد تھا۔ حکومت کے افسران اور مہمان یہاں قیام کرتے تھے۔ گاؤں میں کنویں نہیں ہوتے تھے۔ کیونکہ زمین سنگلاخ تھی اور پانی بہت گہرا تھا۔ دو بڑے تالاب تھے جن میں برسات کا پانی جمع ہوتا تھا اور اردگرد کی زمین کا پانی آ کر جمع ہو جاتا تھا۔ ایک تالاب کا پانی مویشیوں کے لئے مخصوص ہوتا تھا۔ اور دوسرے تالاب کا پانی پینے کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ دونوں تالابوں کے درمیان بیت الذکر بنوائی گئی جس کے راستے پر دونوں طرف درختوں کی قطار کی وجہ سے بیت الذکر میں سایہ اور ٹھنڈی ہوا چلتی رہتی تھی۔ گھر کے ساتھ والی بیت الذکر کے سامنے بہت بڑا میدان تھا جس میں بچوں کے کھیل اور بڑے آدمیوں کے چاند ماری کیلئے تھا۔ گاؤں کے سب لوگ نماز، روزہ کے پابند تھے اور سب گاؤں والے حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف شہید مرحوم کے مرید اور پیروکار تھے۔ مرحوم شہید کا گاؤں دو تین میل کے فاصلے پر تھا علماء کی آمدورفت اور دینی تعلیمات کا عام چرچا ہوتا تھا۔ سارے علاقے کے عوام صاحبزادہ صاحب سے بوجہ ایک نیک بزرگ اور سید خاندان کے عزت واحترام سے پیش آتے تھے چونکہ امام الزمان کے پیدا ہونے کی عوام میں بیداری تھی۔ عوام صاحبزادہ صاحب کے بارے میں یقین رکھتے تھے کہ یہی اس دعویٰ مہدی کے حقدار ہیں۔ دونوں بھائی (سید آدم خان و سید عبدالرحیم خان) حضرت شہید مرحوم کے مریدوں میں سے تھے گو ان کی عمریں کم تھیں۔ مگر ان کی صحبت میں زیادہ وقت گزارنے کے خواہشمند رہتے تھے اور اپنے گاؤں سے جا کر ان کی خدمت کو فخر جانتے تھے۔

صاحبزادہ صاحب کی شاگردی

عبدالرحیم خان بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے بڑے بھائی سید آدم خان چند بزرگوں کے ساتھ اپنے گاؤں درگئی سے صبح کی نماز سیدگاہ گاؤں سے جا کر حضرت شہید مرحوم کی اقتداء میں ادا کیا کرتے تھے میری (عبدالرحیم خان) عمر 17 18 سال تھی میں نے شہید مرحوم کی خدمت میں عرض پیش کی کہ میں بیعت ہونا چاہتا ہوں تو فرمایا کہ ابھی عمر چھوٹی ہے اور بیعت کی شرائط کی پابندی نہیں کر سکیں گے اس پر میں نے اصرار کیا اور چند دنوں کے بعد میری بیعت قبول کر لی۔ بیعت میں ایک شرط یہ تھی کہ پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ نماز تہجد کی پابندی لازم تھی چنانچہ والد مرحوم فرماتے ہیں کہ میں نے 18 سال کی عمر سے نماز تہجد شروع کی اور مرتے دم تک اس پر کاربند رہا۔ طالب علمی کے زمانے میں خود بھی والد صاحب کے ساتھ نماز تہجد پڑھتا تھا۔

قادیان کیلئے الوداع

جب سید شہید مرحوم قادیان تشریف لے جا رہے تھے تو آپ کو الوداع کہنے کیلئے قریباً 60 عقیدت مند مرید ہمراہ تھے والد مرحوم فرماتے ہیں کہ میں شہید مرحوم کی گھوڑی کی لگام پکڑے جا رہا تھا تو ایک مقام پر پہنچ کر فرمانے لگے "اب آپ تھک گئے ہوں گے لگام چھوڑ دیں" والد مرحوم کے شہید مرحوم کے صاحبزادگان سب سے واقفیت اور عقیدت تھی۔ شہید مرحوم کی شہادت کے وقت والد صاحب کی عمر 20-22 سال تھی۔ شہید مرحوم کی شہادت، ان کا کابل سے روانہ ہونا والد صاحب کے چشم دید واقعات ہیں۔ والد صاحب اور تایا سید آدم خان، شہید مرحوم کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کر چکے تھے۔ اس طرح ہمارے گاؤں کے اور لوگ اور رشتہ داروں نے بھی احمدیت قبول کر لی تھی۔ تایا سید آدم خان حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے وقت موجود تھے اور خلیفہ ثانی کے انتخاب کے وقت بھی میرے والد اور تایا موجود تھے اور خلافت کو قبول کیا تھا۔ میرے تایا کی کوئی اولاد نہ تھی آپ 1913ء میں قادیان آئے اور بار بار وطن جاتے اور وہاں سے نئے احمدی بنا کر مرکز لایا کرتے تھے۔

مولوی خلیل الرحمٰن خان صاحب

میری (مولوی خلیل الرحمٰن خان) پیدائش موضع درگئی علاقہ خوست افغانستان میں ہوئی۔ تاریخ پیدائش 13 جون 1913ء ہے میں ایک سال کا تھا کہ میری والدہ کی وفات ہوگئی اور میں پھوپھی کی کفالت میں رہا میرے تایا کو بندش پیشاب کی تکلیف تھی حضرت خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین نے آپریشن کیا تھا اور آپریشن کے بعد وطن جا کر اپنے بھائی عبدالرحیم خان کو مجبور کیا کہ وطن چھوڑ دو اور دونوں بچوں (میرے بڑے بھائی حبیب الرحمٰن صاحب بعمر 5 سال اور خلیل الرحمٰن بعمر 2 سال) کو قادیان لے چلو۔ چنانچہ والد صاحب نے بوجہ چھوٹی عمر مجھے پھوپھی کے پاس رکھا اور بڑے بھائی حبیب الرحمٰن اور اس کے علاوہ دو اور لڑکوں کو قادیان لے آئے اس کے علاوہ اور بہت سے احمدی نوجوانوں کو تعلیم کیلئے لاتے رہے۔ ہم دو بھائی ہیں اور ہم دونوں کے نام میرے تایا سید آدم خان نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے رکھوائے تھے۔ بڑے بھائی 1916ء میں قادیان لائے گئے۔ تایا سید آدم خان 1917ء میں قادیان میں فوت ہو کر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ تایا مرحوم کی وفات کی خبر بذریعہ خواب والد صاحب کو ہوئی وصیت کے بارے میں والد صاحب کو کہا کہ میری وصیت کی رقم آپ کو ادا کرنا پڑے گی۔ چنانچہ اس زمانے میں دوصد چاندی کے روپے لے کر قادیان روانہ ہوئے اور بڑی مشکل سے بٹالہ سے قادیان آئے ہندو بازار کے چوک میں آ کر حیران ہوئے کہ مجھے ہندوؤں کے سوا اور کوئی نظر نہیں آتا شاید یہ بستی قادیان نہ ہوگی۔ اتفاق سے عبداللہ کشمیری کے والد صاحب نے ان کو متفکر دیکھا تو ان کا ہاتھ پکڑ کر احمدیہ چوک میں لے آئے اور مولوی غلام رسول کو دوکان میں دیکھ کر تسلی ہوئی کہ یہی قادیان ہے۔ خلیفہ ثانی کی خدمت میں دوصد روپے پیش کئے گئے۔ فرمانے لگے کہ "یہ شخص ایسی جگہ سے روپے لائے ہیں جہاں معمولی رقم پر لوگ قتل کئے جاتے ہیں۔"

میں 1918ء میں 5 سال کی عمر میں قادیان لایا گیا۔

ہم دونوں بھائی مہمان خانہ میں سکونت رکھتے تھے۔ ہم تین افغانوں مجھے میرے بھائی حبیب الرحمٰن اور ایک اور لڑکے غلام محمد خان کو کتابت کے کام پر لگایا گیا۔ بڑے بھائی کی تعلیمی حالت اچھی تھی۔ شعروشاعری اور مضمون نگاری میں شہرت پائی۔ دو سال مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ میں نے پرائمری پاس کرنے کے بعد مزید تعلیم کیلئے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا قادیان آنے کے کچھ عرصہ بعد عبدالمغنی خان صاحب ناظر مال قادیان کے گھر آنا جانا تھا اور عبدالمغنی خان صاحب اور ان کی اہلیہ نے مجھے اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ عبدالمغنی خان صاحب کا تعلق لکھنؤ قائم گنج سے تھا اور آباؤاجداد آفریدی تھے۔

عبدالمغنی خان صاحب اور ان کی اہلیہ سے پیار بھرا تعلق آخر تک رہا اور میرے پیارے والد محترم نے بھی مرتے دم تک اس تعلق کو قائم رکھا بلکہ اپنی وفات سے ایک دن پہلے انہوں نے پشاور سے ربوہ آ کر سارا دن عبدالسنان خان ابن عبدالمغنی خان صاحب کے گھر گزارا۔ میرے چچا جان فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے میں نے خلیل بھائی کو اپنے گھر آتے جاتے دیکھا ہے اور ان کو گھر کا ایک فرد سمجھا ہے۔"

عبدالرحیم خان صاحب کا زمانہ درویشی

تقسیم ملک کے بعد قبلہ والد عبدالرحیم خان بطور درویش قادیان دارالامان میں رہ گئے۔ اور قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کرنے کو قبول کیا۔ 31۔ اکتوبر 1962ء کو قادیان میں فوت ہو کر بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ قبلہ والد صاحب رویا وکشف تھے لوگ آپ سے دعائیں کراتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بیٹی کے نکاح ہمراہ وقیع الزمان خان صاحب استخارہ کرنے کو کہا۔ اگلے دن آپ نے بتایا کہ میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا (۔) (ہم نے تجھے فتح مبین بخشی ہے) اور کہا ضرور رشتہ کریں خدا برکت والا کرے گا۔ 1933ء میں میں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ حافظہ کمزور تھا۔ ایک پرچہ کمزور ہوا دل برداشتہ ہو کر قادیان سے ضلع ہوشیار پور گیا براستہ دریائے بیاس پیدل گیا چند دنوں کے بعد جالندھر گیا وہاں سے ایک احمدی کے ساتھ ریاست کپورتھلہ گیا گاؤں گاؤں دعوت الی اللہ کرتے دو ماہ گزر گئے۔ اسی سفر میں خواب میں دیکھا کہ دریائے بیاس میں طوفان آیا ہے اور دریا کے درمیان ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جس پر تین کرسیاں ہیں اور ان کرسیوں پر (ایک بزرگ) حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفہ اول تشریف فرما ہیں اور خلیفہ ثانی پانی یا دودھ کا گلاس پیش کر رہے ہیں میں پانی میں تیرتے تیرتے اس جزیرے پر چڑھ گیا ہوں اس خواب سے یہ نتیجہ اخذ کیا۔ کہ پاس ہو جاؤں گا مگر ذرا مشکل سے۔ دعوت الی اللہ کا از حد شوق تھا۔ قادیان کے اردگرد کے دیہات میں اکثر دعوت الی اللہ کیلئے جایا کرتا تھا بہت سے دیہات میں غیر احمدیوں سے مار

کھائی ہے۔ 1934ء میں مردان آیا یہاں بھی دعوت الی اللہ کے فرائض انجام دیتا رہا اور رستم کے علاقے میں کئی غیر احمدی مرد و خواتین کے نام ''الفضل'' جاری کئے۔ 1935ء میں پشاور آیا اور یہیں کو ہو رہا۔ پشاور میں مڈل کیا، میٹرک کیا ادیب فاضل اردو کا امتحان پنجاب سے پاس کیا تخت آباد گاؤں میں چھ ماہ مدرس رہا اس کے بعد فرنٹیئر ہائی سکول میں 35 روپے پر ملازم ہوا۔ پشاور میں زاہد حسین کے بچوں ممتاز مرزا کو قرآن کی تعلیم دیتا رہا۔ زاہد حسین پاکستان کے پہلے گورنر بینک مقرر ہوئے اور ممتاز مرزا سیکرٹری خزانہ ہوئے ایک روپے کے نوٹ پر ان کے دستخط ہیں۔ قبلہ والد مرحوم نے جس طرح بچپن میں محبت اور شفقت سے ہماری تربیت فرمائی اور ہمارے لئے مشکلات برداشت کیں میں نے نہایت مخلصانہ طور پر ان کی خدمت کی (اگرچہ والدین کا حق اولاد ادا نہیں کر سکتی) مہربان باپ نے قادیان میں ایک چھوٹا سا مکان اور باغیچہ بنایا جس میں پھلوں کے کافی درخت تھے آپ پھل طلبہ اور دوستوں میں تقسیم کرتے اور حضرت مصلح موعود اور حضرت مرزا بشیر احمد کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔

1938ء میں فرنٹیئر ہائی سکول میں عربی اردو کا مضمون پڑھاتا تھا۔ ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ قادیان والے مکان کی دیوار گر پڑی ہے اور والد صاحب کو چوٹ لگی ہے صبح اٹھ کر والد صاحب کو تار دینے کا خیال تھا مگر کاموں سے فرصت نہ ملی ظہر کی نماز کے بعد دہم کے طلبہ کو پڑھا رہا تھا کہ طلبہ نے اداسی کی وجہ پوچھی میں نے خواب سنایا ایک لڑکا بھاگ کے جا کر ڈاک خانہ سے جوابی کارڈ لایا اور کہا کہ ہمارے سامنے والد صاحب کو لکھیں چنانچہ لکھا اور جا کے پوسٹ کر آیا چند دنوں کے بعد جماعت دہم کے طلبہ کو ہی پڑھا رہا تھا کہ ہیڈ ماسٹر رگھوناتھ نے لڑکے کے ہاتھ کارڈ بھجوایا پڑھا تو لکھا تھا کہ ''دیوار گری ہے ایڑیوں پر معمولی چوٹ لگی ہے باقی سب خیر ہے۔'' جماعت دہم کے تمام ہندو مسلم طلبہ بہت حیران ہوئے۔ میں نہایت تنگی میں بھی قبلہ والد صاحب کو قادیان رقم بھیج دیتا تھا تا کہ والد صاحب کو میری فکر نہ رہے کہ خلیل الرحمٰن تنگی میں ہے جلسہ سالانہ پر پشاور سے چائے اور دوسری چیزیں لے جاتا تھا تا کہ جلسہ پر احمدی بھائیوں کی خاطر مدارات میں تنگی محسوس نہ کریں۔

والد صاحب کو میری شادی کے متعلق خواب میں بتایا گیا کہ قادیان کے مغرب میں رشتہ ہوگا۔ انہی دنوں ملک عطا محمد مرحوم تھانیدار جن کے بچوں کو میں پڑھاتا تھا نے کہا کہ میرے نانا حضرت حافظ نبی بخش صاحب رفیق مسیح موعود اور میری والدہ یاد کرتی ہیں میں گیا تو انہوں نے رشتہ کیلئے کہا کہ ہماری بہن سکنہ فیض اللہ چک اپنی بیٹی کیلئے رشتہ کی خواہاں ہیں۔ ہم فیض اللہ چک سے بوقت شام روانہ ہوئے قادیان پہنچ کر منارۃ المسیح کی روشنی دیکھ کر والد صاحب فرمانے لگے کہ میرا خواب پورا ہوگیا۔ فیض اللہ چک قادیان سے مغرب کی طرف ہے۔

ملازمت کے دوران پشاور میں غیر احمدیوں نے شور مچایا کہ ہم احمدی مدرس سے نہیں پڑھیں گے اور میرے خلاف درخواستیں دیں لیکن طلبہ میری تعلیم سے خوش تھے یہ وقت مجھ پر سخت ابتلاء کا تھا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ میری ملازمت قائم رہی مجھ سے ہیڈ ماسٹر و ہندو اساتذہ سب خوش تھے اور غیر احمدیوں کا پراپیگنڈہ ناکام رہا۔

1945ء میں ماہ اپریل میں جماعت احمدیہ پشاور کی طرف سے نمائندہ مجلس مشاورت مقرر ہو کر قادیان گیا تو حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے مجھے سکول میں مدرس مقرر ہونے کو کہا تو میں نے قبلہ والد صاحب کی خدمت کی خاطر فوراً قبول کر لیا اور پشاور آ کر سکول سے استعفیٰ دیا اور ماہ مئی میں قادیان تعلیم الاسلام سکول میں مدرس مقرر ہوا۔ پشاور سے تنخواہ کم تھی مگر والد صاحب کی خاطر اور قادیان کی زندگی کو ترجیح دی۔ 12 نومبر 1947ء تک قادیان میں رہا پھر پاکستان آیا اور پونچھ کے علاقہ راجوری میں بحکم حضور اقدس گیا۔ اور پھر فرقان فورس میں 20 جون 1950ء تک رہا۔ جس کے نتیجہ میں حکومت سے تمغہ جرأت ملا۔

1954ء میں اسلامیہ ہائی سکول پشاور میں تھا کہ خواب میں دیکھا کہ ایک باریک کالا سانپ میرے پاؤں کے نیچے سے گزرا جب میں لکڑی سے مارتا ہوں تو یہ اڑ کر دوسری طرف چلا جاتا ہے مجھے ڈر لگا کہ جسم سے چمٹ نہ جائے آخرکار میں نے لکڑی سے ادھ موا کر دیا یہ چند دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ ملاؤں نے ڈائریکٹر تعلیم کو مجبور کیا کہ یہ شخص احمدی ہے اس کو اسلامیہ سکول سے نکال دیا جائے۔ چنانچہ ڈائریکٹر تعلیم سید یحییٰ شاہ انسپکٹر اسکولز خواجہ محمد اقبال اور پرنسپل میرے کمرے میں آئے میں جماعت دہم کو پڑھا رہا تھا۔

ڈائریکٹر نے سوال کیا کیا تم مرزائی ہو؟ جواب دیا ''نہیں'' پھر سوال کیا کیا تم قادیانی ہو؟ جواب دیا ''نہیں'' کیا تم احمدی ہو؟ ''ہاں'' تم کہاں کے مہاجر ہو؟ میں قادیان کا مہاجر ہوں۔ قادیان میں کیا کرتے تھے؟ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں معلم تھا۔ اچھا دربار اکبری کا مضمون پڑھاؤ؟ میں نے تمام سبق کا خلاصہ طلبہ کو بتایا یہ سب سن کر وہ چلے گئے۔ اگلے دن ہیڈ ماسٹر صاحب نے بلایا کہ میں خلیل الرحمٰن خان سے خوش ہوں اس نے یحییٰ شاہ کے تمام سوالوں کے جواب سچائی سے دیئے۔

31۔ اکتوبر 1962ء کو میرے والد جو درویش قادیان تھے۔ وفات پا گئے اور نومبر 1962ء میں میری اہلیہ بھی وفات پا گئیں۔

1963ء میں میری دوسری شادی صوبہ سرحد کے شہر مردان میں ہوئی میری دوسری اہلیہ کے نانا اوورسیئر عالمگیر اور دادا معین الدین دونوں رفیق تھے۔

میری والدہ کے نانا اپنی جوانی ہی میں احمدی ہوئے تھے اس زمانے میں اوورسیئر تھے اپنی آدھی تنخواہ اپنے گھر والوں پر اور آدھی چندے میں دیتے تھے۔ انہوں نے جب احمدیت قبول کی تو اس وقت ان کی اہلیہ احمدی نہیں تھیں۔ میری والدہ کی نانی خود بیان کرتی ہیں کہ ان کے میاں اخبار البدر کا مطالعہ کر رہے تھے اور انہوں نے ان کو پڑھانا چاہا جس پر ناراضگی ہوگئی اسی رات خواب میں دیکھا کہ ایک پل پر کھڑی ہیں پل کے نیچے بے شمار لوگ چیخ و پکار کر رہے تھے (دوزخ کی مثال) ساتھ ہی انہوں نے ایک باریش بزرگ کو دیکھا کہ وہ ان کو کہہ رہے ہیں کہ اگر حق کا راستہ اپنانا ہے تو وہ مسیح موعود کا راستہ ہے ورنہ تمہارا انجام ان لوگوں جیسا ہے جو پل کے نیچے ہیں یہ خواب دیکھ کر ان کی آنکھ کھل جاگنے کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے میاں سے معافی مانگی اور صدق دل سے مسیح موعود پر ایمان لے آئی۔ اور مرتے دم تک احمدیت پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

1972ء میں اسلامیہ ہائی اسکول پشاور سے ریٹائرڈ ہوا اور 1973ء میں بذریعہ بس حج کیلئے گیا۔ 1974ء کے خطرناک انقلاب میں مخالفین نے گھر پر حملہ کیا۔ مارا پیٹا۔ 3 جون 1974ء کو راستے میں احمدیت سے مخالفت کی وجہ سے مارا پیٹا گیا اور آخرکار ایک تھانہ میں پناہ لی۔ انہی دنوں میری موجودگی میں احمدیہ لائبریری واقع بیت احمدیہ سکول کوارٹرز پولیس کی نگرانی میں لڑکوں نے جلائی۔ دو مرتبہ مخالفین اوباش لڑکوں کے ساتھ حملہ آور ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے ان ساری ابتلاؤں سے محفوظ رکھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے پہلی اہلیہ سے چار لڑکیاں اور دو لڑکے عطا کئے۔ سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں دوسری اہلیہ سے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔

میرے پیارے ابا جان مولوی خلیل الرحمٰن صاحب آخر وقت تک جماعتی عہدوں سے منسلک رہے وہ انتہائی سچے اور کھرے انسان تھے۔ خدمت خلق کیلئے ہمیشہ کمربستہ رہے۔ جو بھی مرکز سے یا غیر از جماعت بیت الذکر آتا تو اس کو گھر بلا کر اس کی مہمان نوازی کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے آپ کی ساری زندگی پڑھنے اور پڑھانے میں گزری۔ قرآن پاک کی تعلیم دینا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ آپ نے کئی احمدی بچوں اور کافی زیادہ غیر احمدی بچوں کو قرآن پاک پڑھایا۔ آخری عمر میں بھی جبکہ کمزوری، بیماری اور بڑھاپا تھا۔ جہاں قرآن پاک پڑھانا ہو وہاں خود جاتے ہمیشہ نماز باجماعت پڑھتے اپنی زندگی کے آخری ایام میں جب بیت نہیں جا سکتے تھے اس لئے کہ بیت الذکر گھر سے فاصلے پر تھی۔ گھر پر اپنے اہل خانہ کو کھڑا کر کے نماز باجماعت پڑھاتے۔ کوئی لمحہ فراغت کا ضائع نہیں جانے دیتے تھے گھر میں بیماری کے دوران لیٹے لیٹے ہم سے سورتیں سنتے اور پھر زبانی یاد کرواتے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنے بڑے بیٹے ڈاکٹر حمید الرحمٰن کے پاس امریکہ رہے ان سے بہت خوش تھے ایک دفعہ اسے خط میں لکھا۔

''عزیزم! میں نے اپنے والد بزرگوار کی خدمت کی حتیٰ کہ انہوں نے مجھے ایک مرتبہ لکھا کہ عزیزم خلیل! میں تم سے بہت خوش ہوں خدا بھی تم سے راضی اور خوش رہے۔ میں آج بھی یہی الفاظ کہنے پر مجبور ہوں کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی اور خوش رہے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین''

حمید الرحمٰن بن جانا

اور یہ میرے پیارے ابا جان کی دعائیں ہی تھیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے میرے بھائی کے متعلق اپنے 20 دسمبر 1985ء کے خطبہ جمعہ کے دوران اپنے ایک رویا میں بیان فرمایا۔

''جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کو نماز تہجد میں میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جو بعض پہلوؤں سے حیرت انگیز ہے۔ تہجد کی نماز شروع ہوتے ہی مجھے محسوس ہوا کہ میں گویا ڈاکٹر حمید الرحمٰن بن گیا ہوں۔ ڈاکٹر حمید الرحمٰن جن کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ ایک (Symbol) علامت کے طور پر آئے تھے۔ ان کا تعارف یہ ہے۔ ڈاکٹر حمید الرحمٰن ہمارے نہایت مخلص اور فدائی احمدی ہیں اور مولوی خلیل الرحمٰن احمدی جو صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے تھے کے صاحبزادہ ہیں اور امریکہ میں ڈاکٹر ہیں اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے داماد ہیں۔ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور قربانیوں میں پیش پیش رہتے ہیں بڑے سادہ اور منکسر المزاج ہیں چنانچہ یہ واقعہ کچھ اس طرح رونما ہوا کہ تہجد کی نماز شروع ہوتے ہی وہ نماز گویا میں نہیں پڑھ رہا بلکہ میں اور ڈاکٹر حمید الرحمٰن ایک وجود بن کر پڑھ رہے تھے اور ہمارے درمیان کوئی تفریق نہیں تھی۔ تہجد کے دوران جب میں سلام پھیرتا تھا تو یہ تصور غائب ہو جاتا تھا کہ کس وقت یہ واقعہ شروع ہوا ہے کہ اچانک میں اور ڈاکٹر حمید الرحمٰن ایک وجود بن کر نماز پڑھ رہے ہوتے اور میرا وجود جو خدا کو مخاطب کر رہا تھا وہ حمید الرحمٰن تھا اور جیسے روح حلول کر جاتی ہے اسی طرح میرے اندر حمید الرحمٰن کی روح گویا حلول کر گئی اور مجھے اس پر تعجب نہیں ہوا یہاں تک کہ مسلسل ایک گھنٹہ یہی کیفیت رہی اور جب یہ کیفیت دور ہوگئی تو پھر اچانک مجھے خیال گزرا کہ میرے ساتھ یہ واقعہ گزرا ہے۔ چنانچہ اس واقعہ پر جب میں نے غور کیا تو مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ ایک تو جس وجود کو خدا تعالیٰ نے اس خوشخبری کیلئے چنا ہے اس میں اس کے لئے بھی بہرحال بہت بڑی خوشخبری ہے۔ دوسری اس میں جماعت کیلئے عظیم الشان خوشخبری ہے اور نجات کی راہ بھی دکھائی گئی ہے۔ خلیفہ وقت کے وجود میں دراصل ساری جماعت دکھائی جاتی ہے اور خوشخبری یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کوششوں کو قبول فرمایا ہے جو میں نے نمازوں کی اہمیت احمدیوں کے ذہن نشین کروانے کیلئے بار بار کی ہیں۔''

(روزنامہ الفضل سالانہ نمبر ربوہ 1998ء ص 34-35)

میرے پیارے ابا جان آخری مرتبہ 1984ء میں امریکہ تشریف لے گئے وہاں سے واپسی پر تین دن

باقی صفحہ 6 پر

قدسیہ محمود سردار صاحبہ

عظیم امام ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

19/اپریل 2003ء کی غم و درد سے بھرپور شام آنکھوں میں جیسے ٹھہر گئی ہے۔ اس سے کڑا وقت شاید میری زندگی میں پہلے کبھی نہیں آیا۔ اتنا پیارا وجود جو اپنے اندر اتنی خوبیاں سمیٹے ہوئے تھا، جو کہ کروڑوں دلوں کی دھڑکن تھا، آج جب وہ ہم میں نہیں تو ہر آن ایسے لگتا ہے کہ وہ چاند چہرہ ہم سے دور نہیں۔ مگر ساتھ ہی دل سے اٹھتی ٹیسیں یہ احساس دلاتی ہیں کہ ہمارا محبوب اب ہمیشہ کے لئے ہم سے اوجھل ہو چکا ہے۔

آپ کی صفات مبارکہ اتنی روشن اور عظیم ہیں کہ میرا قلم بار بار رک جاتا ہے۔ آپ کا ہر روپ ہی بہت پیارا اور من موہنا ہے۔ 18/دسمبر 1928ء تا 19/اپریل 2003ء تک کے پچھتر سالوں پر محیط دور زندگی کے جس جس روپ کو دیکھیں آپ کے ساتھ محبت وعقیدت بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ اور آپ کی یادوں سے دامن چھڑانا ناممکن ہو جاتا ہے۔ یقین نہیں آتا وہ دلنواز محبوب، مہر و وفا کا پیکر، خدا اور پیارے رسول اکرمؐ کا عاشق صادق، وہ طبیعت کا غنی، باکمال مفکر، صاحب عرفان، مدبر، وہ دلنشیں مقرر، بے مثال شاعر، دلوں کو فتح کرنے والا وہ برق رفتار شاہزادہ آج ہم میں نہیں۔

آپ کی والدہ بہت نیک اور بزرگ خاتون تھیں۔ خداتعالیٰ اور ہمارے رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید سے بے پناہ محبت کرتی تھیں۔ اپنے اکلوتے بیٹے حضرت صاحبزادہ طاہر احمد کے لئے بھی یہ خواہش کرتی تھیں کہ وہ بھی اسی رنگ میں رنگے جائیں۔ اس مقصد کے لئے آپ بہت عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتیں۔ آپ کی نمازوں کی طرف بہت توجہ دیتیں۔ حضور فرماتے ہیں:

"جب میں نماز پڑھ لیتا تو میں دیکھتا کہ امی کا چہرہ وفور مسرت سے تمتما اٹھتا اور مجھے بھی تسکین ہوتی۔ پھر مجھے اکثر کہتیں طاری! قرآن کریم کی بہت عزت کیا کرو"

دراصل یہ آسمانی تربیت تھی جس کا ظاہری انتظام اللہ تعالیٰ نے اپنی مصلحت کاملہ سے آپ کی والدہ محترمہ کے سپرد فرمایا تھا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں محبت الٰہی بچپن ہی سے آپ کی شخصیت کا خاصہ بن چکی تھی۔

دور خلافت

21 سالوں پر محیط دور خلافت کا ایک ایک لمحہ دین کی خدمت کے لئے وقف تھا۔ 10/جون 1982ء کو جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک نیا اور عظیم الشان دور جو اپنے دامن میں بے تحاشہ فتوحات لئے ہوئے تھا کا آغاز ہوا۔

آپ نے 28 جنوری 1983ء کو تحریک دعوت الی اللہ کا منظم آغاز کیا۔ آپ نے اپنے خطبات تقاریر مجالس عرفان اور عملی نمونہ سے جماعت کے اندر ایک نئی روح پھونک دی۔ اس عظیم الشان تحریک سے 10 سال کے عرصہ میں 17 کروڑ سعید روحیں اس سلسلہ میں داخل ہوئیں۔ یہ ہمارے پیارے حضور کا ایک امر کارنامہ ہے۔

آپ نے 3/اپریل 1987ء کو وقف نو کی عظیم الشان تحریک فرمائی۔ اس بابرکت تحریک میں بیس ہزار سے زائد بچوں نے حصہ لیا۔ خداتعالیٰ ان بچوں کو آپ کی قیمتی دعاؤں کا وارث بنائے۔

پیارے حضور نے 24/نومبر 1989ء کو پانچ بنیادی اخلاق (سچائی، نرم پاک زبان کا استعمال، وسعت حوصلہ، دوسروں کی تکلیف کا احساس اور اسے دور کرنا اور مضبوط عزم وہمت) اختیار کرنے کی تحریک فرمائی۔ اگر آج معاشرہ ان اخلاق پر عمل پیرا ہو جائے تو کوئی برائی یا بدامنی نہ رہے۔

31 جنوری 1992ء کو حضور انور کا خطبہ جمعہ مواصلاتی سیارے کے ذریعہ پہلی بار براعظم یورپ میں دیکھا اور سنا گیا۔ آپ کے دست مبارک سے ایم ٹی اے کا اجرا ہوا۔ 7/جنوری 1994ء کو ایم ٹی اے کی باقاعدہ نشریات کا آغاز ہوا۔ 31/جولائی 1993ء کو پہلی عالمی بیعت ہوئی۔

بشکل ساز عالمگیر ایم ٹی اے دیا تو نے
ہزاروں اسود و احمر کا دل کیسے لیا تو نے

1993ء میں آپ نے عالمی درس قرآن کا آغاز فرمایا۔ آپ کے 21 سالہ دور میں تراجم قرآن کی تعداد 56 ہو گئی۔ 15/جولائی 1994ء سے آپ نے ترجمۃ القرآن کلاس کا اجراء فرمایا۔ 21/فروری 2003ء کو آپ نے غریب بچیوں کی شادی کے لئے "مریم شادی فنڈ" کی آخری تحریک فرمائی۔

آپ کے دور خلافت میں 13 ہزار سے زائد بیوت الذکر کا اضافہ ہوا۔ 985 نئے مشن ہاؤس بنے۔ خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ نے جماعت کے ہر ادارے کو استحکام بخشا۔ آپ کے تربیتی اور علمی کارنامے دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ آپ قلم اور لسان کے بے تاج بادشاہ تھے۔ آپ کے خطبات اور تقاریر علم و معرفت کا نہ ختم ہونے والا خزانہ ہیں۔ ایم ٹی اے کا عظیم کارنامہ گویا آنے والی نسلوں کے لئے آپ کا احسان ہے۔ آپ نے سب سے بڑھ کر پیار ومحبت کا وہ تعلق باندھا کہ کروڑہا دل آپ کی محبت میں دھڑکنے لگے۔ ہر ایک کے ساتھ اپنائیت کا سلوک، پیار سے چھوٹی بات کا خیال رکھنا آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ ہر ایک کے دکھ آپ کے دکھ بن جاتے۔ پھر تڑپ کر آپ دکھی دلوں کے لئے دعائیں کرتے۔ آپ بے مثال روحانی طبیب تھے۔ آپ کی آنکھیں نورانی اور الوہی چمک لئے ہوئے ہوتی تھیں۔

میں نے جب ہوش سنبھالا تو آپ ہی کا دور خلافت پایا۔ آپ سے جب بھی ملاقات ہوئی آپ نے مجھے بے حد محبت اور شفقت سے نوازا۔ وہ لمحے گویا میری زندگی کا حاصل ہیں۔ مگر اے میرے پیارے حضور! آپ کو الوداع کہتے ہوئے دل کو سخت چوٹ لگتی ہے۔ ابھی تو میں نے آپ کے پاس آپ سے ملنے آنا تھا۔ اتنے ڈھیر سارے سالوں پر محیط جدائی کی کہانی سنانا تھی۔ وفور جذبات سے آنکھیں ہیں کہ امڈی چلی آتی ہیں۔ دل بیٹھتا ہی چلا جاتا ہے۔

خداتعالیٰ میرے محبوب امام کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ یہ صدمہ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہے گلشن دل تیری ہی خوشبو سے معطر
ہر پھول تری یاد کے غنچے سے کھلا ہے

فرخ سلطانی

'مسیح ہندوستان میں' کے بعض اہم مضامین

مختصر سوال وجواب کی شکل میں

سیدنا حضرت مسیح موعود کی یہ کتاب روحانی خزائن کی جلد نمبر 15 میں موجود ہے۔ 108 صفحات پر مشتمل یہ کتاب آپ نے اپریل 1899ء میں تصنیف فرمائی۔ اور اس کی عام اشاعت پہلی بار 20 نومبر 1908ء کو ہوئی۔ اس کتاب میں آپ نے حضرت مسیح کے متعلق اپنی تحقیقات کا ذکر کیا ہے۔

مسیح ہندوستان میں

1۔ حضرت مسیح موعود نے اس کتاب کے کتنے ابواب لکھنے کا ارادہ کیا تھا اور کتنے لکھے گئے۔

4-10

2۔ حضرت مسیح نے اپنے 3 دن بیہوش رہنے کی مثال کس نبی سے دی ہے۔

حضرت یونس

3۔ بنی اسرائیل کے 10 فرقے حضرت مسیح سے کتنا عرصہ قبل ہندوستان کی طرف آئے۔

721 سال

4۔ ڈاکٹر برنیر نے کس کتاب میں کشمیریوں کو یہودی قرار دیا ہے۔

وقائع سیر وسیاحت

5۔ روایات کے مطابق حضرت مسیح کتنا وقت صلیب پر رہے۔

قریباً 2 گھنٹے

6۔ بائبل کی رو سے حضرت مسیح نے صلیب پر کونسی دعا کی۔ ایلی ایلی لما سبقتانی

7۔ گلگت کے معنی کیا ہیں۔

سری کا مکان، سری نگر

8۔ کتاب قرابادین کا ترجمہ کس خلیفہ کے عہد میں عربی زبان میں ہوا۔

مامون رشید

9۔ فارسی کتاب روضۃ الصفاء میں حضرت مسیح کے ایک شہر کی طرف سفر کا ذکر ہے اس شہر کا نام۔

نصیبین

10۔ لفظ افغان کے معنی کیا ہیں۔

بہادر

11۔ سنسکرت میں بدھ کے معنی کیا ہیں۔

نور

12۔ گوتم بدھ نے آنے والے بدھ کی نسبت پیشگوئی کس نام سے کی تھی اور یہ کس زبان کا لفظ ہے۔

متیا۔ پالی زبان کا لفظ ہے

13۔ حضرت مسیح بدھ کے کتنے عرصہ بعد ہندوستان آئے۔

500

14۔ بدھ کے بیٹے "راحولتا" کا نام مسیح کے کس نام سے تبدیل شدہ ہے

روح اللہ

15۔ روایات کے مطابق رسول اللہ نے افغان سردار قیس کا نام اور لقب کیا رکھا۔

نام عبدالرشید، لقب پٹھان

جاودانی حیات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں شہداء کے بارے میں فرماتا ہے۔

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مردہ ہیں۔ (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں مگر تم سمجھتے نہیں۔ (البقرہ :155)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر 35170 میں امۃ الرشید زوجہ محمد لطیف احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی ساڑھے پانچ تولے مالیتی -/38200 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ امۃ الرشید زوجہ محمد لطیف احمد کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد لطیف خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عتیق احمد عارف پسر موصیہ

مسل نمبر 35171 میں امۃ الشافی بنت عبدالستار قوم جٹ ڈھلوں پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی بالیاں وزنی 5 ماشے مالیتی -/2500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ امۃ الشافی بنت عبدالستار دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 منظور احمد ریحان وصیت نمبر 31245

مسل نمبر 35172 میں شفقت سلطانہ بنت عبدالستار قوم جٹ ڈھلوں پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی بالیاں وزنی 4 ماشے مالیتی -/2000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ شفقت سلطانہ بنت عبدالستار دارالشکر ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 منظور احمد ریحان وصیت نمبر 31245

مسل نمبر 35173 میں صبیحہ ارم بنت قدیر احمد ناصر قوم ہنجرا پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ صبیحہ ارم بنت قدیر احمد ناصر طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد حامد گوندل وصیت نمبر 19781 گواہ شد نمبر 2 حسن محمد خالد گوندل ولد شاہ محمد حامد گوندل طاہر آباد ربوہ

مسل نمبر 35174 میں حافظہ نائلہ سحر بنت قدیر احمد ناصر قوم ہنجرا پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ حافظہ نائلہ سحر بنت قدیر احمد ناصر طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد حامد گوندل وصیت نمبر 19781 گواہ شد نمبر 2 حسن محمد خالد گوندل وصیت نمبر 29296

مسل نمبر 35175 میں شائلہ غزل بنت قدیر احمد ناصر قوم ہنجرا پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ شائلہ غزل بنت قدیر احمد ناصر طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد حامد گوندل وصیت نمبر 19781 گواہ شد نمبر 2 حسن محمد خالد گوندل وصیت نمبر 29296

مسل نمبر 35176 میں انیلہ حناء بنت قدیر احمد ناصر قوم ہنجرا پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ انیلہ حناء بنت قدیر احمد ناصر طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد حامد گوندل وصیت نمبر 19781 گواہ شد نمبر 2 حسن محمد خالد گوندل وصیت نمبر 29296

مسل نمبر 35177 میں عالیہ نزہت بنت قدیر احمد ناصر قوم ہنجرا پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ عالیہ نزہت بنت قدیر احمد ناصر طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہ محمد حامد گوندل وصیت نمبر 19781 گواہ شد نمبر 2 حسن محمد خالد گوندل وصیت نمبر 29296

بقیہ صفحہ 4

پشاور رہے پھر ربوہ گئے وہاں اپنے بھائی عبدالمنان خان کے پاس رہے اپنے چندوں اور وصیت کے بقایا جات ادا کئے سب احباب سے ملے پھر اپنی سب سے بڑی بیٹی کے پاس سرگودھا ٹھہرے اور وہیں پر 2 دسمبر 1984ء کو آپ کا انتقال ہوا۔جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

آپ کی ساری زندگی تعلیم و تدریس اور دعوت احمدیت میں گزری۔اکثر غیر از جماعت احمدیت کے پیغام پر ناراضگی کا اظہار کر دیتے ہیں۔میرے خالو غلام ربانی اکمل صاحب فرماتے ہیں کہ اسی طرح ایک غیر احمدی۔سے ناراضگی ہوئی اگلے دن جب وہاں سے گزرے تو حسب عادت پچھلی ناراضگی بھول کر انہیں سلام کیا اور خیریت پوچھی۔بعد میں انہی غیر از جماعت نے بتایا کہ "ایسی شان تو صرف بزرگوں کی سنی تھی کہ گالیوں کے جواب میں سلامتی بھیجتے ہیں۔" اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کے درجات بلند فرمائے۔اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) اور ان کی اولاد کو ان کی خوبیاں زندہ رکھنے کی توفیق دے۔(آمین ثم آمین۔)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

✿ مکرم منیر احمد بسمل صاحب نائب ناظر اشاعت سمعی و بصری کے بیٹے مکرم وحید احمد صاحب آسٹریلیا کا نکاح مکرمہ ثوبیہ اقبال صاحبہ بنت مکرم محمد اقبال ارشد صاحب آف بہاولپور کے ساتھ مبلغ تین ہزار آسٹریلین ڈالرز حق مہر کے عوض محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 7 ستمبر 2003ء کو بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ مکرم وحید احمد مکرم چوہدری احمد دین صاحب مرحوم کے پوتے اور مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد مرحوم کے نواسے ہیں۔ مکرمہ ثوبیہ اقبال صاحبہ مکرم نسیم احمد خلیل صاحب آف علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور انہیں ہمیشہ اپنے سایہ رحمت میں رکھے۔ آمین۔

اعلان دار القضاء

(مکرم زاہد جلال صاحب بابت ترکہ مکرم جلال الدین صاحب)

✿ مکرم زاہد جلال صاحب ساکن 5/7 چاہ بسم اللہ گلی نمبر 25 نئی آبادی۔ ڈھولن وال۔ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم جلال الدین صاحب ابن مکرم خیر دین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 18/15 دار الیمن شرقی ربوہ کل رقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 5 مرلے ہے۔ یہ حصہ ہماری والدہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہم سب دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم شاہد جلال صاحب (بیٹا)
(3) مکرم زاہد جلال صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ نوشین جلال صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم فہد جلال صاحب (بیٹا)
(6) مکرم طاہر جلال صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست دعا

✿ مکرم حسان احمد مبشر عمر 3 سال ابن مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ دماغی بیماری کی وجہ سے علیل ہے معجزانہ شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کی ویکسین

✿ مورخہ 15 ستمبر 2003ء بروز سوموار کو فضل عمر ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کی ویکسین لگائی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے سال ستمبر 2002ء کو لگائی جانے والی ویکسین کی (Booster Dose) بوسٹر ڈوز بھی لگائی جا رہی ہے۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ احباب استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

☆ این ایل ای (نان لینئر ایڈیٹنگ Non-Linear Editing) اور آن لائن (Linear Editing) ایڈیٹنگ کے ماہرین۔

☆ کمپیوٹر گرافکس کے ماہرین

ونڈوز XP آپریٹنگ سسٹم کے ساتھ Compatible پروگرامز پر کام کرنے کی صلاحیت کے حامل افراد خصوصاً مندرجہ ذیل پروگرامز میں مہارت رکھنے والے۔

Adobe Photo Shop, Adobe Premier, Studio 3D Max ver.5, Light wave 3D Studio, Aura, Macromedia Flash, Swift, Swish. Maya 3D.

☆ اس کے علاوہ ایم ٹی اے کے لئے مختلف قسم کے نئے پروگرامز کیلئے اپنی تجاویز بھی ارسال فرمائیں۔ اپنے کوائف بذریعہ ڈاک فیکس ای میل بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ رابطہ کیلئے:۔

بذریعہ ڈاک: انچارج شعبہ سمعی و بصری نظارت اشاعت ربوہ۔ بذریعہ فیکس: 04524-212398

بذریعہ فون: 04524-212281-212630

بذریعہ ای میل:

(1) pakistan@webmail.vi.net

(2) mtapak@fsd.paknet.com.pk

(نظارت اشاعت)

نیوی کی سویلین اپرنٹس شپ اسکیم

✿ پاکستان نیوی میں بطور سویلین اپرنٹس بھرتی ہوں۔ ایک سال عبوری تربیت اور تین سالہ اپرنٹس شپ دوران اپرنٹس شپ -/2220 روپے ماہوار الاؤنس ملے گا۔ بمعہ اپنی اصل اسناد اور ڈومیسائل کسی قریبی پاکستان نیول ریکروٹمنٹ اینڈ سلیکشن سنٹر سے رجوع کریں۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ 7 ستمبر 2003ء

(نظارت صنعت و تجارت)

درخواست دعا

✿ مکرم شاہدہ نسرین صاحبہ اہلیہ جاوید اقبال لنگاہ صاحب مربی سلسلہ کے بھائی محمد یار ارشد صاحب اور بہنوئی محمد انور نون صاحب کا جرمنی میں کار ایکسیڈنٹ ہوا ہے جس میں محمد انور نون صاحب کو شدید چوٹیں آئی ہیں شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

تنہا نہیں چھوڑیں گے عرب لیگ نے کہا ہے کہ فلسطینی اور عراقی عوام کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ اسرائیل نے مشرق وسطیٰ کا امن تباہ کر دیا۔ امید ہے بھارت عربوں کے مقابلے میں ایک جارح غاصب اور امن دشمن ملک اسرائیل کی مدد نہیں کرے گا۔ جو فلسطینیوں کے قتل اور ان کے علاقوں میں تباہی پھیلانے میں مصروف ہے۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ بھارت سے بہت توقعات ہیں اس نے یقین دلایا ہے کہ وہ عربوں کی حمایت جاری رکھے گا۔

عراق میں دھماکے عراق میں کار اور بارودی سرنگ کے دھماکے میں 6۔ افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ ٹی وی اسٹیشن نذر آتش کر دیا گیا۔ اربل میں امریکی فوجی عمارت کے باہر کار بم دھماکہ میں دو عراقی جاں بحق اور 41 زخمی ہو گئے۔ تکریت اور فلوجہ میں بھی دھماکوں سے 2۔ امریکی ہلاک ہو گئے۔

دھماکوں کی روک تھام کیلئے اقدامات امریکہ نے کہا ہے کہ بالی اور ممبئی جیسے دھماکوں کی روک تھام کیلئے ہر ممکن اقدامات کرینگے۔ امریکہ اب تک افغانستان اور عراق جنگ میں 150۔ ارب روپے خرچ کر چکا ہے۔

50 لاکھ ڈالر انعام امریکہ نے القاعدہ کے مبینہ یمن نژاد سات امریکی شہریوں کے بارے میں معلومات دینے والے کیلئے پچاس لاکھ ڈالر انعام کا اعلان کیا ہے۔

امام سمودرا کو سزائے موت انڈونیشیا میں بالی بم دھماکے کے بڑے ملزم امام سمودرا کو سزائے موت سنائی گئی۔ فیصلے کے بعد ملزم نے عدالت میں اللہ اکبر کے نعرے لگائے۔ جج نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ امام سمودرا بالی بم دھماکوں کا منصوبہ ساز ہے دہشت گردی کیلئے دہشت گرد بھرتی کئے۔ امام سمودرا نے کہا کہ شہید کی حیثیت سے موت کو گلے لگانا چاہتا ہوں۔

11۔ روسی ہلاک چیچنیا میں جنگجوؤں کے حملہ میں 11 روسی فوجی ہلاک اور 21 شدید زخمی ہو گئے۔

لاکربی کیس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے فرانس کی جانب سے ویٹو کی دھمکی کے بعد لیبیا کے خلاف عائد پابندیوں کے خاتمے کیلئے پیش کی جانے والی امریکہ اور برطانیہ کی قرارداد پر رائے شماری جمعہ تک ملتوی کر دی ہے۔ امریکی سفیر نے کہا کہ قرارداد پر ووٹنگ کا التوا افسوسناک ہے۔

شیرون کی بھارت سے واپسی اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون تل ابیب اور یروشلم میں خودکش حملوں کی اطلاع ملتے ہی بھارت کا چار روزہ دورہ ادھورا چھوڑ کر اسرائیل واپس روانہ ہو گئے۔

فلسطین کے نئے وزیراعظم فلسطینی پارلیمنٹ کے سپیکر احمد قریع نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ قبول کر لیا ہے اور ہنگامی طور پر حکومت بنانے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یاسر عرفات کے پرزور اصرار پر عہدہ قبول کیا ہے۔ پرامید ہوں کہ حالات پر قابو پا لوں گا۔

WABENG
وقار برادرز انجینئرنگ ورکس
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
سپیشلسٹ: کاربائیڈ ڈائیز، کاربارئیڈ پارٹس
اینڈ ٹولز نیز ریوالونگ بیس سیکورٹی سسٹم
دکان نمبر 4 شاہین مارکیٹ۔ مدنی روڈ نیو دھرم پورہ مصطفیٰ آباد لاہور فون: 0300-9428050

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	12۔ستمبر	زوال آفتاب	12-04
جمعہ	12۔ستمبر	غروب آفتاب	6-21
ہفتہ	13۔ستمبر	طلوع فجر	4-26
ہفتہ	13۔ستمبر	طلوع آفتاب	5-49

پاکستان سے کوئی دشمنی نہیں اسرائیل نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات کے قیام سے خوشی ہوگی تاہم اس وقت پاکستان کے ساتھ تعلقات کے قیام کیلئے پیشرفت نہیں ہو رہی، پاکستان سے کوئی دشمنی نہیں عالمی دہشت گردی کے خلاف اس کا کردار قابل تعریف ہے۔ پی ٹی آئی کے مطابق اسرائیلی نائب وزیراعظم نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے کبھی بھی اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات کی خواہش نہیں کی نہ ہی اس مسئلے پر اپنی آمادگی ظاہر کی۔ ہم ہر ملک کے ساتھ اچھے تعلقات چاہتے ہیں۔ اسرائیل پاکستان سے کوئی مخاصمت نہیں رکھتا نہ ہی پاک بھارت معاملات میں کوئی مداخلت کر رہا ہے۔ پاکستان کو فالکن ریڈار سسٹم فروخت کرنے کا سوال قبل از وقت ہے تاہم بھارت کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

ملکی سلامتی کیلئے نئے اقدامات پر اتفاق

صدر مملکت کی صدارت میں ہونے والے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں افغانستان اور بھارت کے ساتھ تعلقات سمیت اہم علاقائی اور عالمی معاملات پر قومی مفادات اور سلامتی کے تحفظ کے حوالے سے حکمت عملی طے کر لی گئی ہے۔ اس اعلیٰ سطحی اجلاس میں وزیراعظم ظفر اللہ جمالی کے آئندہ دورہ امریکہ کے ایجنڈے کو بھی حتمی شکل دی گئی۔ جبکہ عراق میں فوج بھجوانے، سلامتی کونسل میں امریکی قرارداد، بھارت کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے اور پاک افغان سرحد پر افغان فورسز کی جانب سے فائرنگ کے معاملات بھی تفصیل کے ساتھ زیر بحث آئے۔ آرمی ہاؤس میں اس اعلیٰ سطحی اجلاس میں وزیراعظم نے بھی شرکت کی۔ ان کے علاوہ اعلیٰ سینئر حکام بھی تھے۔ صدر اور وزیراعظم نے اس موقع پر کہا پاکستان اپنے ہمسایوں کے ساتھ پر امن طریقے سے رہنا چاہتا ہے تاہم ہم اپنے دفاع اور سلامتی کو مقدم رکھیں گے اور اسی کو مدنظر رکھ کر فیصلے کریں گے۔ دریں اثناء صدر مشرف اور وزیراعظم جمالی میں ون ٹو ون ملاقات بھی ہوئی جو ایک گھنٹہ سے زائد جاری رہی۔ اس ملاقات میں حکومت اور مجلس عمل کے درمیان جاری مذاکرات کے حوالے سے ہونے والی اب تک کی پیشرفت کے بارے میں وزیراعظم نے صدر کو رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ جلد مشترکہ آئینی پیکج پارلیمنٹ میں پیش کر دیا جائے گا۔ صدر نے ان مذاکرات کا خیر مقدم کیا۔

صوبہ سرحد کے 750 ناظم مستعفی صوبہ سرحد کے 24 اضلاع کے ساڑھے سات سو سے زائد یونین کونسل ناظمین نے عدم اعتماد کی تحریک کے طریقہ کار کو غیر جمہوری قرار دیتے ہوئے احتجاجاً اپنے استعفے یونین ناظمین الائنس کے چیئرمین کے حوالے کر دیئے ہیں جو عنقریب صدر کو پیش کر دیئے جائیں گے اس سلسلہ میں ایک کنونشن میں مقررین نے کہا عدم اعتماد کی تحریک کی پشت پناہی صوبائی حکومت کر رہی ہے، مقامی حکومتوں کو غیر مستحکم کیا جا رہا ہے استعفے صدر کو جلد بھجوائے جائیں۔ یونین ناظمین براہ راست عوام کو جوابدہ ہیں۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء کے سیکشن 85، 84 کے تحت کونسلروں کو عدم اعتماد کا حق غیر جمہوری اور غیر آئینی ہے۔

مشرف کو دسمبر 2004ء تک مہلت دینے کیلئے تیار ہیں مجلس عمل نے فیصلہ کیا ہے کہ جنرل مشرف نے صدارت کے لئے آئینی طریقہ کار اختیار نہ کیا تو صدر اور حکومت کے اس مطالبہ پر غور کیا جا سکتا ہے کہ انہیں وردی میں رہتے ہوئے صدارت پر فائز رہنے کیلئے مزید دو اڑھائی ماہ دے کر بطور باوردی صدر ان کو اکتوبر 2004ء کی بجائے دسمبر 2004ء تک فوج کے اعلیٰ عہدوں سے ریٹائر ہونے والے فوجی حکام کی جگہ نئے لوگوں کو سامنے لاسکیں۔

22 پاکستانی یونانی دریا میں ڈوب کر ہلاک

ترکی سے یونان جاتے ہوئے کشتی الٹنے سے دو خواتین سمیت 22 پاکستانی ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ یونانی ہسپتال کے ڈائریکٹر نے فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کو بتایا کہ نعشیں چار پانچ روز پرانی ہیں۔ یونان کی فوجی گشتی پارٹی کو دریائے ایوروس کے یونانی کنارے پر چند مسخ شدہ لاشیں ملیں مزید نعشوں کی تلاش کا کام شروع کر دیا گیا جس کے بعد مزید 5 نعشیں ملیں۔

بے زمین کاشتکاروں میں 20۔ اکتوبر سے اراضی تقسیم ہوگی وزیر اعلیٰ پنجاب 20۔ اکتوبر سے صوبے کے بے زمین کاشتکاروں میں ایک لاکھ ایکڑ سرکاری اراضی کی تقسیم شروع کریں گے۔ مسلم لیگ ہاؤس میں کھلی کچہری میں صوبائی وزیر کالونیز نے بتایا کہ پنجاب حکومت کی پالیسی کے مطابق 5 مرلہ رہائشی پلاٹوں کی تقسیم قطعی طور پر میرٹ پر کی جائے گی۔ بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کی جانے والی اراضی کو حقیقی معنوں میں غربت کے خاتمے کے پروگرام کے طور پر آگے بڑھایا جائے گا۔

مشرف مدارس کو قابو کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوئے صدر جنرل مشرف دینی مدارس کو قابو کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں جریدہ ٹائم نے کراچی کی بنوری مسجد اور مدرسہ کے حوالے سے اپنے سروے کا تجزیہ پیش کیا ہے۔ ٹائم نے لکھا ہے کہ معتدل مزاج علماء کا کہنا ہے کہ ہم نے مدارس میں نئے قواعد وضوابط وضع کر لئے ہیں اور مدرسے کے اندر سیاست کرنے والے کسی بھی استاد یا طالب علم کو 30 منٹ کے اندر نکال دیا جاتا ہے لیکن جہاد ہر جگہ موجود ہے۔ مدرسہ چھوڑنے والے طلباء انتہا پسندوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ جریدے کے مطابق ایک عالم نے بتایا کہ کم عمر رضا کار طالبان کا ساتھ دینے کیلئے قبائلی علاقے میں چلے جاتے ہیں جہاں چند ہفتے کی تربیت کے بعد انہیں امریکیوں کے خلاف کارروائی کیلئے افغانستان بھیج دیا جاتا ہے۔ جب تک پاکستان میں بھوک اور ناخواندگی ہے مدارس کا اثر کم نہیں ہوسکتا۔

ہتھیاروں کی دوڑ میں شامل نہیں ہونگے

وزیر خارجہ خورشید قصوری نے ڈھاکہ میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل کی جانب سے بھارت کو جدید ترین اسلحہ کی فروخت سے علاقے میں طاقت کا توازن بگڑ جائے گا۔ پاکستان جنوبی ایشیا کے تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ ان میں روایتی حریف بھارت بھی شامل ہے۔ تاہم اس کے باوجود پاکستان اپنے دفاع کیلئے تیار ہے۔ ہمارے کسی ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں ہیں۔ اسلحہ کی دوڑ میں ہم بھارت کا مقابلہ نہیں کریں گے۔ مگر ہم اپنے وجود کو قائم رکھنے کیلئے جو کچھ ہوسکا کریں گے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

☆ ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

(i) الفضل کے نئے خریدار بنانا۔ (ii) الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات وصول کرنا۔ (iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

زاہد اسٹیٹ ایجنسی
لاہور۔اسلام آباد۔کراچی میں جائیداد کی
خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210 - 042-5415592
موبائل نمبر 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، قمچرکار، ڈبل ٹیمل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ۔ لاہور
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل: 0320-4810882

ضرورت سیلز آفیسرز
صوبہ سرحد، آزاد کشمیر، راولپنڈی ڈویژن اور لاہور ڈویژن میں
ہومیو پیتھک ادویات کی تنخواہ/کمیشن پر سیل کیلئے DHMS/FSc
یا میٹرک پاس سیلز کا تجربہ رکھنے والے سیلز آفیسرز کی ضرورت ہے۔
رابطہ: F.B ہومیو پیتھک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ
فون 04524-212750

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29